

سورۃ فاطر میں موجود سائنسی انکشافات

اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو صاحبِ علم ہیں

مدیحہ فاطمہ



2014

“TRULY, THE RELIGION WITH GOD IS ISLAM”

(HOLY QURAN - 3:19)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورۃ فاطر میں بہت سے سائنسی انکشافات ہیں جو اب جا کر سائنسدانوں نے دریافت کیے ہیں۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ چودہ سو سال پہلے اس کا علم نبی امی ﷺ کو کیسے ہو گیا۔ یقیناً حضرت محمد ﷺ کو ان سب باتوں کا علم اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے عطا کیا کیونکہ وہ اللہ کے سچے پیغمبر تھے۔ آئیے اس سورۃ میں موجود سائنسی انکشافات کا حقائق کے ساتھ جائزہ لیتے ہیں اور اپنا ایمان تازہ کرتے ہیں۔

پہلا سائنسی انکشاف

وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَسْقِيهِ إِلَىٰ

بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ كَذَٰلِكَ

النُّشُورُ ﴿035:009﴾

قرآن کا استدلال: حیات بعد الموت

یہاں قرآن کریم میں موت کے بعد کی زندگی پر عموماً خشک زمین کے ہر اہونے سے استدلال کیا گیا ہے۔ کہ جیسے زمین بالکل سوکھی پڑی ہے، کوئی تروتازگی اس میں نظر نہیں آتی لیکن بادل اٹھتے ہیں، پانی برستا ہے کہ اس کی خشکی تازگی سے اور اس کی موت زندگی سے بدل جاتی ہے۔ یا تو ایک تنکا نظر نہ آتا تھا یا کوسوں تک ہریالی ہی ہریالی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بنی آدم کے اجزاء قبروں میں بکھرے پڑے ہوں گے ایک سے ایک الگ ہو گا۔ لیکن عرش کے نیچے سے پانی برستے ہی تمام جسم قبروں میں سے اگے لگیں گے۔ جیسے زمین سے دانے الگ آتے ہیں۔ چنانچہ صحیح حدیث میں ہے کہ "ابن آدم تمام کا تمام گل سڑ جاتا ہے لیکن ریزہ کی ہڈی نہیں سڑتی اسی سے پیدا کیا گیا ہے اور اس سے ترکیب دیا جائے گا" یہاں بھی نشان بتا کر فرمایا کہ اسی طرح موت کے بعد کی زیت ہے۔

"اور خدا ہی تو ہے جو ہوائیں چلاتا ہے اور وہ بادل کو اٹھاتی ہیں پھر ہم انکو ایک بے جان شہر کی طرف چلاتے ہیں پھر اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کر دیتے ہیں اسی طرح مژدوں کو جی اٹھنا ہو گا"

اس آیت میں بارش برسنے کے تین مراحل کا ذکر ہے اور یہ مراحل وہ سائنسی انکشافات ہیں جو موجودہ دور میں دریافت ہوئے ہیں۔ وہ مراحل یہ ہیں:

۱: اللہ ہوائیں چلاتا ہے

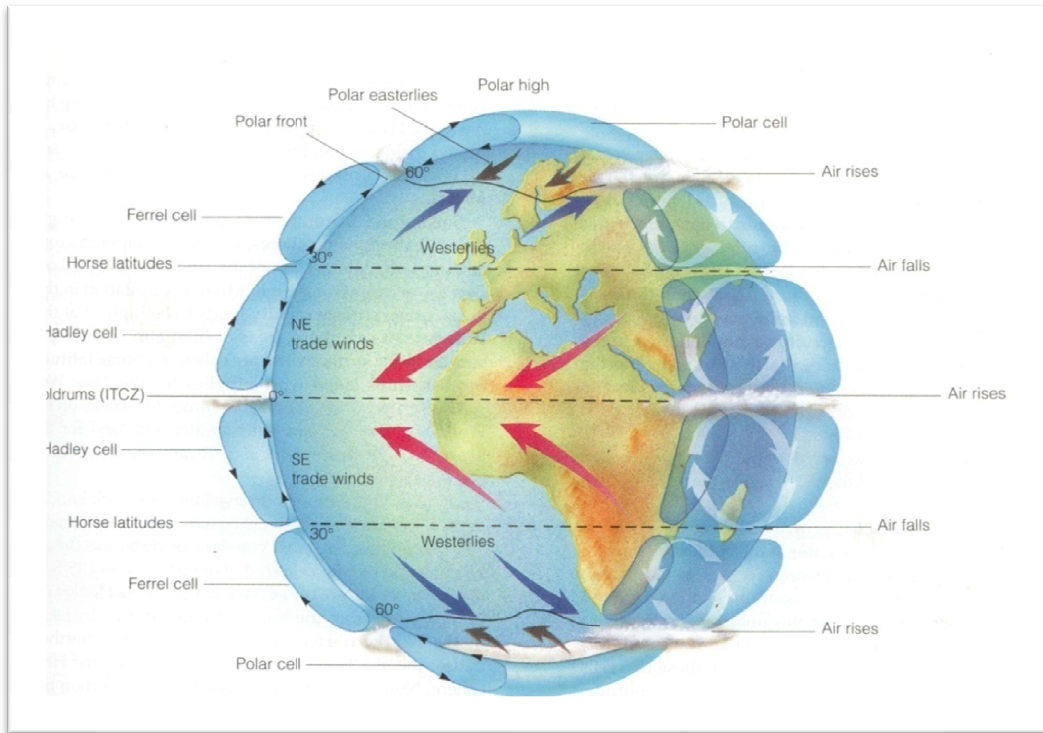
۲: ہوائیں بادلوں کو اٹھاتی ہیں

۳: ان بادلوں سے بارش کا بے جان زمین پر برسنا

پہلا مرحلہ: اللہ ہواؤں کو چلاتا ہے

ہوا کیا ہے؟

ہوا مختلف گیسوں کا مجموعہ ہے اور ان گیسوں کے مجموعہ سے ہماری زمین کی فضا بنتی ہے جو زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔ ہوا مسلسل حرکت میں ہے۔ ہوا کی حرکت میں درجہ حرارت اور دباؤ کے فرق کی وجہ سے تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ بنیادی طور پر یہ ٹھنڈی اور گرم ہوا کا چکر (روٹیشنل سائیکل) ہے۔ ایک وقت میں زمین کے مختلف حصوں کا درجہ حرارت مختلف ہوتا ہے۔ کہیں علاقہ گرم ہوتا ہے تو کہیں ٹھنڈا۔ مختلف درجہ حرارت کے فرق کی وجہ سے علاقوں کا فضائی دباؤ بھی مختلف ہوتا ہے۔ اسی فضائی دباؤ کے فرق کی وجہ سے بار آور ہوا (وینڈ) تخلیق ہوتی ہے۔ پھر یہ ہوا بادلوں کو دھکیلتی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ بادل کیسے بنتا ہے جس کو یہ ہوا دھکیل رہی ہے؟



Earth Global Circulation

<https://www.eeb.ucla.edu/test/faculty/nezlin/PhysicalOceanography.htm>

بادل کیسے بنتا ہے؟

سمندر کی سطح پر ان گنت ہوا کے بلبل بنتے اور ٹوٹتے رہتے ہیں جس سے پانی کے ذرات اوپر آسمان کی طرف اچھلتے ہیں۔ یہ ذرات جو اپنے اندر نمک کی کافی مقدار رکھتے ہیں ہوا کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں اور فضا میں اوپر کی جانب اٹھتے چلے جاتے ہیں۔ یہ ذرات ایرو سولز کہلاتے ہیں۔ یہ آبی پھندے کا کام کرتے ہیں اور خود کو آبی بخارات (جو سمندر کی سطح سے چھوٹے چھوٹے قطروں کی مانند اوپر اٹھتے ہیں) کے گرد جمع کر کے بادل کے ٹکڑے بناتے ہیں۔



پانی کے چھوٹے قطرے ہوا میں بلند ہو رہے ہیں۔ اور پھر نئے بنے ہوئے بادلوں میں پانی کے چھوٹے چھوٹے قطرے ہوا میں معلق ہو جائیں گے اور پھر بارش بننے کے لیے کثیف ہو جائیں گے۔

<http://harunyahya.com/>

دوسرا مرحلہ: ہوائیں بادلوں کو اٹھاتی ہیں

اس کی طرف قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ:

اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَّهَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسْفًا فَتَرَى الْوَدْقَ

يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۚ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ

خدا ہی تو ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے تو وہ بادل کو ابھارتی ہیں پھر خدا اس کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا اور تب نہ کہہ دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ

اس کے بیچ میں سے مینہ نکلنے لگتا ہے پھر جب وہ اپنے بندوں میں جن پر چاہتا ہے اسے برسا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ ﴿030:048﴾

بادل ہوا میں موجود نمکیاتی قلموں (کرسٹلز) کے گرد آبی بخارات کے کثیف ہونے یا ہوا میں موجود گرد ذرات سے بنتے ہیں۔ چونکہ ان بادلوں میں پانی کے قطرے بہت چھوٹے (0.001-0.002 ملی میٹر قطر تک) ہوتے ہیں اس لیے یہ بادل ہوا میں معلق ہو کر آسمان میں پھیل جاتے ہیں۔ اس طرح آسمان بادلوں سے ڈھک جاتا ہے۔

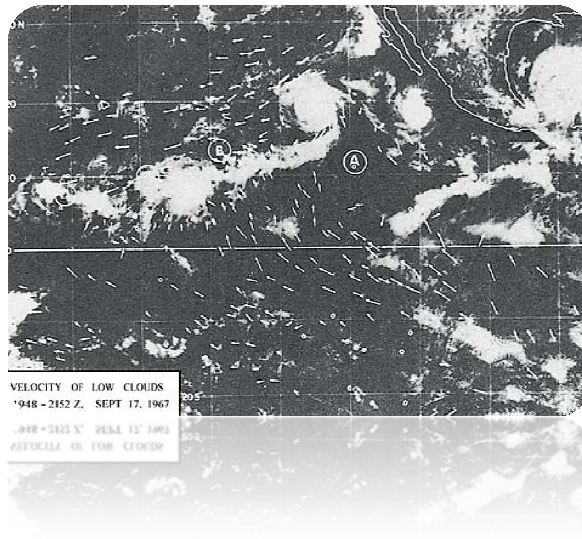


چھوٹے چھوٹے بادلوں سے ڈھکا آسمان

http://dreams.world.coocan.jp/photo/znif/cloud/t_cloud_02.jpg

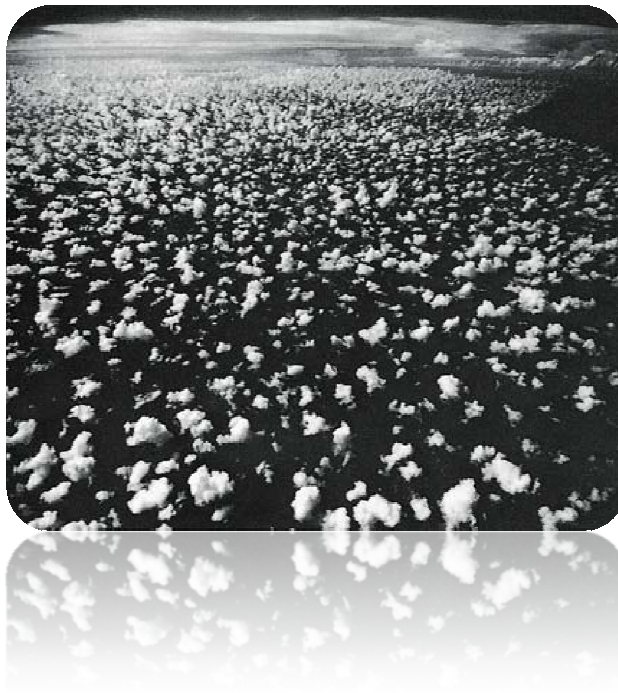
بارش برسانے والے بادلوں میں سے ایک قسم Cumulonimbus clouds کہلاتی ہے۔ یہ بادل تب بنتے ہیں جب ہوا ان چھوٹے

چھوٹے بادلوں کو ایک مرکز کی طرف دھکیلتی ہیں جہاں ان بادلوں کا ملاپ (convergence areas) ہوتا ہے۔ اس ملاپ سے کو میو لو نمبس بادل وجود میں آتا ہے۔ یعنی یہ چھوٹے بادل مل کر بڑے بادل بناتے ہیں۔



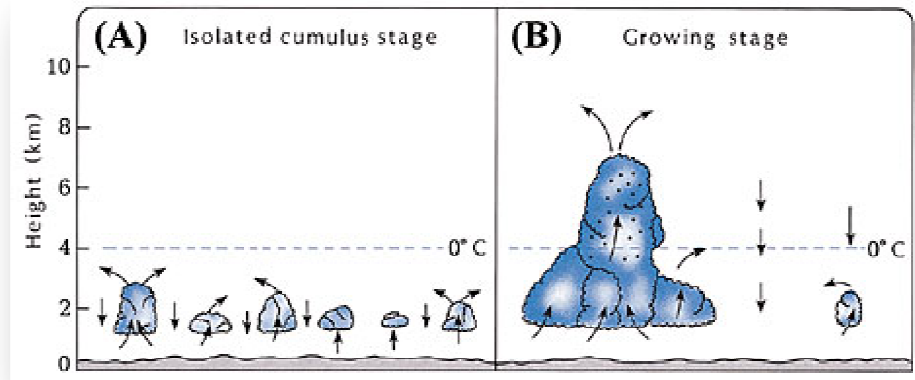
Satellite photo showing the clouds moving towards the convergence areas B, C, and D. The arrows indicate the directions of the wind. (The Use of Satellite Pictures in Weather Analysis and Forecasting, Anderson and others, p.

188.)



Small pieces of clouds (cumulus clouds) moving towards a convergence zone near the horizon, where we can see a large cumulonimbus cloud. (Clouds and Storms, Ludlam, plate 7.4.)

<http://www.islam-guide.com/frm-ch1-1-a.htm>

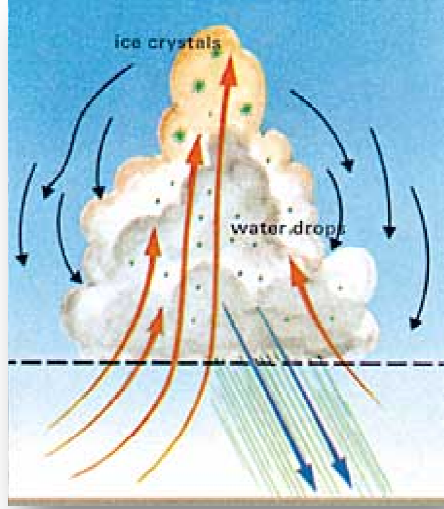


(A) Isolated small pieces of clouds (cumulus clouds). (B) When the small clouds join together, updrafts within the larger cloud increase, so the cloud is stacked up. Water drops are indicated by ·. (The Atmosphere, Anthes and others, p. 269.)

<http://www.islam-guide.com/frm-ch1-1-a.htm>

تیسرا مرحلہ: بارش کا برسنا

یہ بادل بڑے ہو کر تیسرے مرحلے میں مزید اوپر کی جانب بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ بادلوں کے سروں کے مقابلے میں اندر کی جانب اوپر بڑھنے کی رفتار زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے بادل عمودی طور پر بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ جیسے بادلوں کا ڈھیر پڑا ہو۔ بادلوں کا یہ عمودی پھیلاؤ انہیں فضا کے نسبتاً ٹھنڈے حصے میں لے جاتا ہے جہاں بارش کے قطرے اور اُلے بنتے ہیں اور بڑے ہوتے رہتے ہیں۔ یہ قطرے بڑے ہو کر جب اتنے وزنی ہو جاتے ہیں کہ بادل انہیں نہ سہار سکیں تو یہ زمین کی طرف بارش یا ٹالہ باری یا برف باری کی صورت میں برسنا شروع ہو جاتے ہیں۔



A cumulonimbus cloud. After the cloud is stacked up, rain comes out of it. (Weather and Climate, Bodin, p. 123.)

<http://www.islam-guide.com/frm-ch1-1-a.htm>



A cumulonimbus cloud. (A Colour Guide to Clouds, Scorer and Wexler, p. 23.)

<http://www.islam-guide.com/frm-ch1-1-a.htm>

ماہرین موسمیات بادلوں کی ساخت، بننے کا عمل، اور بارش برسنے کی ساری تفصیلات اور سائنسی انکشافات سے اب واقف ہوئے ہیں اور وہ بھی جدید آلات مثلاً ہوائی جہاز، مصنوعی سیارے، کمپیوٹر کی بدولت اس علم تک پہنچے ہیں۔ اس جگہ انسان اللہ کی بے مثالی اور یکتائی کا قائل ہو جاتا ہے

اور مان جاتا ہے کہ 1400 سو سال پہلے یہ علم اللہ تعالیٰ نے ہی حضرت محمد ﷺ کو دیا حالانکہ وہ امی تھے۔ پھر دل گواہی دیتا کہ بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے نبی ہیں۔

دوسرا سائنسی انکشاف

﴿وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا ۚ وَمَا تَحِیلُ مِنْ أَنْثَى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَمَا يُعَمِّرُ مِنْ مَعْرٍ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ عُمُرٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ

يَسِيرٌ﴾ (035:011)

"اور خدا ہی نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر تم کو جوڑا جوڑا بنادیا اور کوئی عورت نہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے مگر اسکے علم سے اور نہ کسی بڑی عمر والے کو عمر زیادہ دی جاتی ہے اور نہ اس کی عمر کم کی جاتی ہے مگر (سب کچھ) کتاب میں (لکھا ہوا) ہے بیشک یہ خدا کو آسان ہے"

اس آیت میں انسانی تخلیق کے حیرت انگیز سائنسی انکشافات موجود ہیں۔ مثلاً؛

۱: انسان کی تخلیق مٹی سے ہوئی۔

۲: انسان کی دوسری تخلیق نطفہ سے ہوئی۔

۳: اللہ نے ہر چیز جوڑا جوڑا بنائی۔

۱: انسان کی تخلیق مٹی سے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ انکشاف کیا ہے کہ انسانی تخلیق ایک معجزہ ہے۔ سب سے پہلے انسان ابو البشر حضرت آدمؑ کا پتلا اللہ نے مٹی سے بنایا پھر اس میں روح پھونکی۔ اس کی طرف قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِينٍ ﴿٤١﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي

فَقَعُوْا لَہٗ سُجَّدًا ۖ ﴿٤٢﴾

جبکہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا میں مٹی سے انسان کو پیدا کرنے والا ہوں۔ سو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں، تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔ ﴿سورۃ ص﴾

فَاسْتَفْتٰیہُمْ اَھُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مِّنْ خَلْقِنَا ۚ اِنَّا خَلَقْنٰہُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّا رِیْبَ ۚ ﴿١١﴾

ان کافروں سے پوچھو تو کہ آیا ان کا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا (ان کا) جنہیں ہم نے ان کے علاوہ پیدا کیا ہے؟ (۱) ہم نے (انسانوں) کو لیس دار مٹی سے پیدا کیا ہے؟ ﴿037:011﴾

یہاں اللہ تعالیٰ انسان کی پیدائشی کمزوری بیان فرما رہے ہیں کہ یہ چکنی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے جس میں لیس تھا جو ہاتھوں پر چپکتی تھی۔

آج جب انسانی جسم کا مشاہدہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ بہت سے عناصر جو زمین میں پائے جاتے ہیں وہی عناصر انسانی جسم کا بھی حصہ ہیں۔ انسان میں موجود متحرک اور جاندار ریشے¹ میں ۹۵ فیصد کاربن، ہائیڈروجن، آکسیجن، نائیٹروجن، فاسفورس اور سلفر کے ساتھ ساتھ ۲۶ مختلف عناصر پائے جاتے ہیں۔² اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ فرمایا کہ:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ ۚ ﴿١٢﴾

"اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا ہے" ﴿023:012﴾

عربی کا لفظ سُلٰلَةٍ جس کا یہاں مطلب "خلاصہ یا نجور" کیا گیا ہے، کا مطلب کسی چیز کا بہترین یا ضروری حصہ ہوتا ہے۔ کسی بھی طرح اس کے معنی پر غور کیا جائے تو اس کا مطلب "کل کا جزو"³ ہی نکلتا ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قرآن "مالک کل" کا کلام ہے جو انسان کی تخلیق کو اسکی انتہائی گہرائی تک جانتا ہے۔

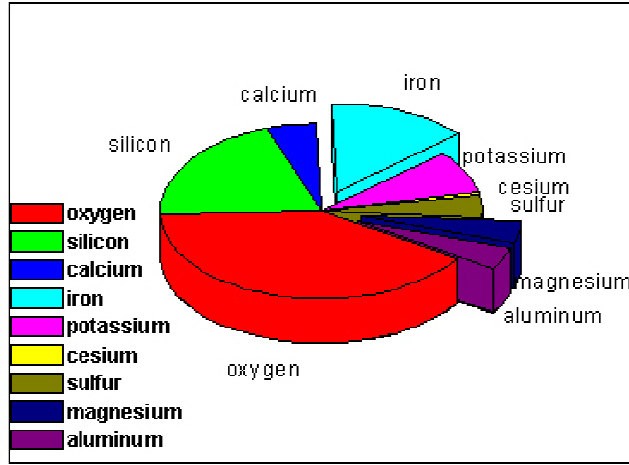
¹ living tissues

² Kevin Griffin, "The Elemental Composition of Life," www.ideo.columbia.edu/dees/ees/life/lectures/lect21.html

نیچے دیے گئے چارٹ میں ایک ستر کلو گرام کے انسان میں موجود عناصر کی تقسیم بتائی جا رہی ہے۔

Element	Symbol	Main Function	%	Weight
Macro-minerals				Gram
Oxygen	O	Respiration of cells/tissues, a component of water	65.0	43,000
		Organic structure	18.5	
		Component of water/tissue	9.5	
Carbon	C	Component of protein/tissue	3.3	12,000
Hydrogen	H	Bones and teeth	1.5	6,300
Nitrogen	N	Bones and teeth	1.5	2,000
Calcium	Ca	Intracellular electrolyte	1.0	1,100
Phosphorus	P	Amino acids (hair and skin)	0.35	750
Potassium	K	An electrolyte when in the form of chloride	0.25	225
Sulfur	S	Intracellular electrolyte	0.15	150
Chlorine	Cl	Electrolyte of metabolism	0.15	100
Sodium	Na	Connective tissue/bone	0.05	90
Magnesium	Mg		0.05	35
Silicon	Si		0.05	30
Macro-minerals			%	Milligram
Iron	Fe	Carrier of hemoglobin/oxygen	0.01	4,200
Zinc	Zn	Content of enzyme/DNA synthesis, immunity support	0.01	2,400
		Enzyme cofactor		
		Bone structure		
Copper	Cu	Essence of B12 vitamin	0.01	90
Boron	B	Fat metabolism	0.01	68
Cobalt	Co	Thyroid hormone	0.01	20
Vanadium	V	Enzyme, antioxidant, immunity support	0.01	20
Iodine	I		0.01	15
Selenium	Se		0.01	15
Manganese	Mn	Metallic enzymes	0.01	13
Molybdenum	Mo	Enzyme cofactor	0.01	8
Chromium	Cr	Glucose-tolerant facto	0.01	6

جبکہ مٹی کی ترکیب مندرجہ ذیل چارٹ میں بتائی گئی ہے۔ دونوں کے تقابلی مطالعہ سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ انسان کی تخلیق مٹی سے ہوئی۔



مٹی میں موجود عناصر

انسانی تخلیق کے متعلق تمام معلومات جو قرآن مجید نے چودہ سو سال پہلے بتادیں وہ اس بات کی تصدیق کرتی ہیں جو آج کل جدید سائنس اس بارے میں بتاتی ہے کہ انسانی تخلیق میں بھی وہ سب عناصر شامل ہیں جو زمینی مٹی میں پائے جاتے ہیں۔

۲: انسان کی دوسری تخلیق نطفہ سے ہوئی

اللہ نے آیت کے شروع میں یہ بتایا کہ مٹی سے تمہاری تخلیق فرمائی یعنی حضرت آدمؑ کا پتلا اللہ نے مٹی سے بنایا اب چونکہ انکی تخلیق میں ان کی ساری اولاد کی تخلیق مضمر تھی اس لیے یہ بات اللہ نے انکی ساری اولاد کے بارے میں فرمائی کہ مٹی سے تمہاری پیدائش فرمائی پھر چونکہ سلسلہ توالد و تناسل نطفہ کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اس لیے پیدائش کے سلسلے کو جاری رکھنے کے لیے نطفہ بنایا جو مرد و عورت کے رحم داخل کرتا ہے اور پھر اس سے انسان پیدا ہوتا ہے۔

مباشرت کے دوران مرد سے تقریباً ۲۵۰ ملین کرم منوی⁴ خارج ہوتے ہیں۔ یہ کرم ماں کے جسم میں ایک کھٹن سفر کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ بیضہ تک جا پہنچتے ہیں۔ ان ۲۵۰ ملین میں سے صرف ایک ہزار اس سفر میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اس ۵ منٹ کے سفر کے بعد بیضہ⁵، جس کا حجم نمک

⁴ sperms

⁵ ovum



کے ایک ذرے کے نصف حصے کے برابر ہوتا ہے، صرف ایک کرم منی کو اپنے اندر آنے دیتا ہے۔ چنانچہ آدمی کا جوہر اس کا سارا مادہ تولید نہیں، بلکہ اس کا ایک انتہائی چھوٹا سا حصہ ہوتا ہے۔ اس کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾ اَلَمْ يَكُنْ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ

يُمْنِيٍّ ﴿٣٧﴾

اس تصویر میں رحم مادہ میں داخل ہونے والے کرم منوی دیکھے جاسکتے ہیں۔ مرد سے خارج ہونے والے ڈھائی سو ملین کرم منوی سے صرف چند ہزار بیضہ تک پہنچ پاتے ہیں۔ وہ کرم جو بیضہ میں داخل ہوتا ہے وہ ان ہزاروں میں سے ایک ہوتا ہے جو اس سارے سفر میں اپنے آپ کو بچا پاتا ہے۔ انسان سارے مادہ تولید سے وجود میں نہیں آیا بلکہ اس کے ایک حصے سے وجود میں آیا ہے جیسا کہ قرآن ہمیں بتاتا ہے۔

"کیا انسان خیال کرتا ہے کہ یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔ کیا وہ منی کا جو رحم میں ڈالی جاتی ہے ایک قطرہ نہ تھا۔" ﴿36/37:075﴾

یہاں قرآن مجید ہمیں بتا رہا ہے کہ انسان سارے مادہ تولید سے نہیں بنا بلکہ اس کے ایک چھوٹے سے حصے سے وجود میں آیا ہے۔ اس بیان میں اس بات پر خصوصی زور دیا گیا ہے کہ وہ منی کا ایک قطرہ تھا اور یہ بیان جدید سائنس سے اب دریافت ہوا۔ قرآن کا بیان اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ بیان الہامی ہے۔

۳: اللہ نے ہر چیز جوڑا جوڑا بنائی

اللہ نے مرد بھی پیدا فرمائے اور عورتیں بھی جو زوجیت میں آتے ہیں اور ان سے اولاد پیدا ہوتی ہے۔ اللہ نے صرف انسانوں کا ہی نہیں بلکہ ہر چیز کا جوڑا بنایا جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا کہ:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾

"وہ خدا پاک ہے جس نے زمین کی نباتات کے اور خود ان کے اور جن چیزوں کی ان کو خبر نہیں سب کے جوڑے بنائے" ﴿036:036﴾

جوڑے کا خیال عام طور پر نر اور مادہ کے طور پر پایا جاتا ہے۔ اس لیے یہ بیان کہ "جن چیزوں کی ان کو خبر نہیں" ایک بہت وسیع معنی رکھتا ہے۔ آج اس آیت کے ایک اور معنی دریافت ہوئے ہیں۔ برٹونوی سائنسدان "پال ڈائریک" نے جسے ۱۹۳۳ء میں طبیعیات کا نوبل انعام دیا گیا تھا، یہ نظریہ پیش کیا کہ مادہ جوڑوں میں تخلیق ہوا ہے۔ اس دریافت میں کہا گیا کہ مادہ کو اپنے ضد مادہ سے جفت (پیرزڈ) کیا گیا ہے۔ یعنی مادہ کے بالکل برعکس ضد مادے کے الیکٹرون مثبت چارج رکھتے ہیں جبکہ اس کے پروٹون پر منفی چارج ہوتا ہے۔ ایک سائنسی مضمون میں اس حقیقت کو یوں بیان کیا گیا کہ:

"ہر ذرہ اپنا مخالف چارج رکھنے والا ضد ذرہ رکھتا ہے۔ اور یہ غیر یقینی تعلق ہمیں بتاتا ہے کہ جفت تخلیق⁶ اور جفت فنا⁷ خلا میں ہر وقت اور ہر مقام پر ہوتی رہتی ہے۔" ⁸

تیسرا سائنسی انکشاف

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَيْنِ ۚ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۚ وَمِنْ كُلِّ تَاكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَحْرِجُونَ حُلِيَةً تَلْبَسُونَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاجِرَ لَتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢﴾

"اور دونوں دریا مل کر یکساں نہیں ہو جاتے یہ تو میٹھا ہے پیاس بجھانے والا جس کا پانی خوشگوار ہے اور یہ کھاری ہے کڑوا اور سب سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور زیور نکالتے ہو جسے پہنتے ہو اور تم دریا میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ (پانی کو) پھاڑتی چلی آتی ہے تاکہ تم اس کے فضل سے (معاش) تلاش کرو اور تاکہ تم شکر کرو۔" ﴿035:012﴾

⁶ pair creation

⁷ pair annihilation

⁸ <http://www.2think.org/nothingness.html>, Henning Genz D Nothingness: The Science of Empty Space, p. 205

سمندر بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ بعض سمندر میٹھے پانی کے ہیں جن کا پانی بیو تو بہت میٹھا اور شیریں ہوتا ہے جو پیاس کو بجھاتا ہے اور آسانی کے ساتھ گلے سے بھی اتر جاتا ہے اور بعض سمندر ایسے ہیں کہ انکا پانی بہت زیادہ نمکین اور کھاڑا ہے۔ وہ پیا ہی نہیں جاسکتا نہ ہی گلے سے اترتا ہے۔ بعض سمندروں میں میٹھا پن اور شیرینی اور بعض کا نمکین پن اور کڑوا پن یہ سب اللہ تعالیٰ کی تخلیق سے ہے۔

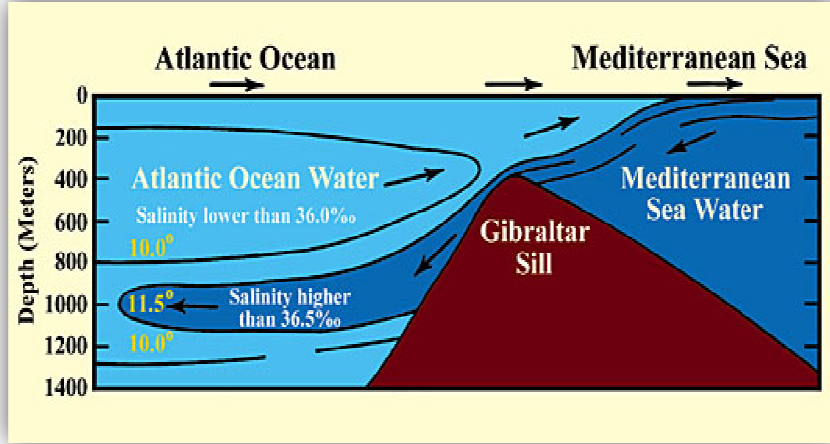


سمندروں کی ایک خاصیت ہے جو حال ہی میں دریافت ہوئی ہے۔ اسکا ذکر مندرجہ بالا آیت میں بھی آیا ہے جبکہ ایک اور جگہ بھی اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿١﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ﴿٢﴾

اسی نے دو دریاؤں کو آپس میں ملتے ہیں۔ دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کر سکتے۔ ﴿سورۃ الرحمن﴾

ماہرین بحریات نے سمندروں کی اس خاصیت کہ وہ ایک دوسرے کے قریب آ جاتے ہیں مگر آپس میں ملتے نہیں کے بارے میں حال ہی میں دریافت کیا ہے۔ جدید سائنس نے یہ بات دریافت کی ہے کہ وہ جگہ جہاں دو مختلف سمندر آپس میں ملتے ہیں، وہاں ان دونوں سمندروں کے درمیان ایک رکاوٹ یا آڑ موجود ہوتی ہے۔ یہ آڑ ان دونوں سمندروں کو دو مختلف حصوں میں تقسیم کرتی ہے جس کی وجہ سے دونوں سمندروں کا اپنا درجہ حرارت، نمکینی اور کثافت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر بحیرہ روم کا پانی بحر اوقیانوس کے مقابلے میں گرم، نمکین اور کم کثافت (بھاری پن) والا ہے۔ جب جبرالٹر سل کے اوپر سے بحیرہ روم کا پانی بحر اوقیانوس میں داخل ہوتا ہے تو وہ اپنی نمکینی، گرمی اور کم کثافت زدہ خصوصیات کے ساتھ اوقیانوس میں ایک ہزار میٹر گہرائی تک کئی ہزاروں کلومیٹر تک آگے چلا جاتا ہے۔ بحیرہ روم کا پانی اس گہرائی تک جا کر مستحکم (اسٹیبل) رہتا ہے۔⁹



There are large waves, strong currents, and tides in the Mediterranean Sea and the Atlantic Ocean. Mediterranean Sea water enters the Atlantic by Gibraltar. But their temperature, salinity, and densities do not change, because of the barrier that separates them.

<http://www.islam-guide.com/frm-ch1-1-e.htm>

ماہرین بحریات کے مطابق ایسا اس لیے ہے کہ ایک طبعی طاقت جو سطحی تناؤ کہلاتی ہے کی وجہ سے قریبی سمندروں کے پانی کی آپس میں باہم آمیزش نہیں ہوتی ہے۔ ان کے پانیوں کی کثافت میں فرق کی وجہ سے سطحی تناؤ ان کو آپس میں ملنے نہیں دیتا گویا ان کے درمیان ایک باریک دیوار تان دی گئی ہو۔

یہاں باعث حیرت اور ایمان آفروز بات یہ ہے کہ ایک ایسے دور میں جب لوگوں کو طبعیات یا سطحی تناؤ یا سمندری علوم کے بارے میں کچھ علم نہ تھا اور وہ اس کی الف ب سے بھی واقف نہیں تھے، اس حقیقت کو رسول خدا حضرت محمد ﷺ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ظاہر کر دیا۔

چوتھا سائنسی انکشاف

يُؤَيِّجُ الْيَلَّ فِي النَّهَارِ وَيُؤَيِّجُ النَّهَارَ فِي الْيَلِّ ۚ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۚ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذِكْرُ اللَّهِ رَبِّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْعِيرٍ ۝

﴿035:013﴾

"وہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور (وہی) دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا ہے ہر ایک ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے یہی خدا تمہارا پروردگار ہے اسی کی بادشاہی ہے اور جن لوگوں کو تم اسکے سوا پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی تو (کسی چیز) کے مالک نہیں"

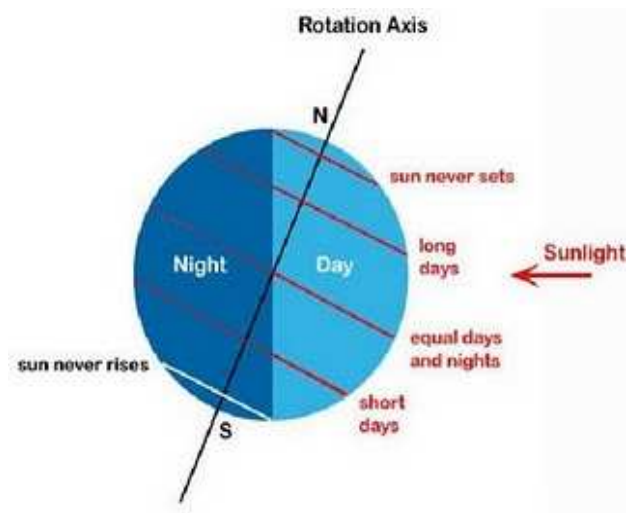
اس میں مندرجہ ذیل انکشافاتِ فلکیات قابلِ غور ہیں:

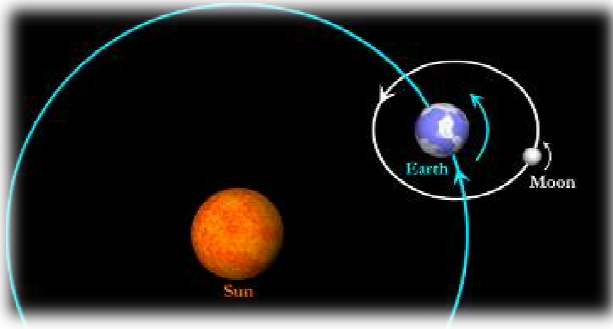
۱: رات اور دن کا ہیر پھیر

۲: سورج اور چاند کی حرکات اور انکا مقرر وقت

۱: رات اور دن کا ہیر پھیر

زمین دو قسم کی حرکات منکشف کرتی ہے۔ ایک وہ چکر ہے جو وہ اپنے محور کے گرد لگاتی ہے جو وہ ایک دن یعنی چوبیس گھنٹوں میں پورا کرتی ہے۔ اس لیے ہمارا ایک دن بھی 24 گھنٹوں کا ہوتا ہے۔ زمین کی اپنے محور کے گرد گردش کے باعث ہی رات اور دن آپس میں بدلتے ہیں۔ اسی دوران جب زمین اپنے محور کے گرد گردش کر رہی ہوتی ہے، زمین سورج کے گرد بھی گردش کر رہی ہوتی ہے، یہ اس کی دوسری حرکت ہے۔ ان دنوں قسم کی گردشوں کے دوران زمین کا جو حصہ سورج کی جانب ہوتا ہے وہ روشن ہوتا ہے جبکہ دوسرے میں اندھیرا ہوتا ہے۔





۲: سورج اور چاند کی حرکات اور انکا مقرر وقت

رات اور دن اور سورج اور چاند ان سب کا وقت مقرر ہے یعنی؛

☉ زمین اپنے محور کے گرد 1 دن میں چکر مکمل کرتی ہے،

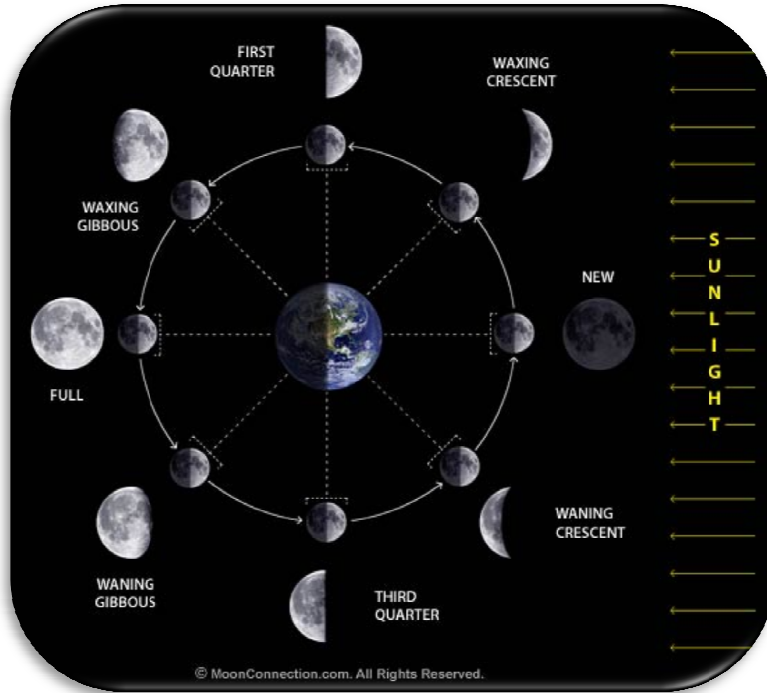
☉ زمین سورج کے گرد 365 دنوں میں گردش مکمل کرتی ہے

☉ جبکہ چاند زمین کے گرد 29 دنوں میں اپنی گردش مکمل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بات قرآن پاک میں پہلے سے بتادی۔

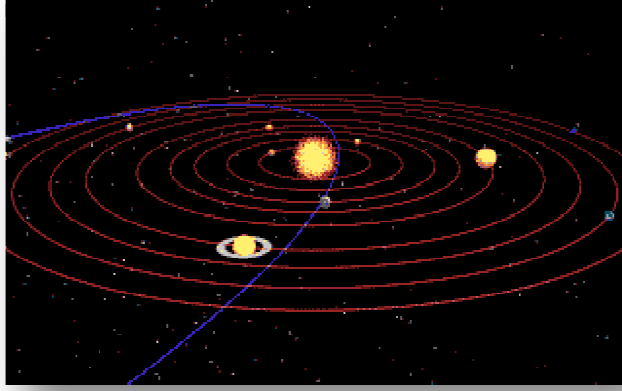
اس کے علاوہ اس بات کا اشارہ اس طرف بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا۔ یعنی یہ مسلسل حرکت میں ہے اور ساتھ ساتھ زمینی ضروریات بھی پوری کر رہے ہیں۔

گردش ماہتاب

چاند بھی گردش کر رہا ہے۔ اس کی گردش کو لیونز چکر یا سائیکل کہتے ہیں۔ یہ گردش 29 دنوں میں مکمل ہوتی ہے جس میں چاند کی مختلف شکلیں دیکھنے کو ملتی ہیں جس سے لوگ قدیم زمانے سے دنوں، مہینوں اور سالوں کا حساب رکھتے آ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ سمندری مد و جزر بھی چاند کے باعث ہوتا ہے۔



سورج اور چاند دونوں اپنے ایک مخصوص مدار یا راستے پر محور حرکت ہیں۔ یہ مدار آسمان میں راستے ہیں۔ جس کا ذکر بھی قرآن مجید میں آیا ہے۔



مدار

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۚ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٣٦﴾

"اور وہی تو ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو بنایا (یہ) سب (یعنی سورج اور چاند اور ستارے) آسمان میں (اس طرح چلتے ہیں گویا) تیر رہے ہیں" ﴿021:033﴾

سورج کا سفر:

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٦﴾

"اور سورج اپنے مقررہ راستے پر چلتا رہتا ہے (یہ) خدائے غالب اور داناکا (مقرر کیا ہوا) اندازہ ہے" ﴿036:038﴾

اس سے پتہ چلتا ہے کہ سورج ساکت نہیں ہے بلکہ ایک مخصوص مدار میں حرکت پذیر ہے۔ قرآن میں بتائی گئی یہ حقیقتیں ہمارے دور کی جدید فلکیاتی مشاہدوں سے دریافت ہوئیں۔ ماہرین فلکیات کے کیے گئے اعداد و شمار کے مطابق سورج ایک خاص مدار¹⁰ میں ویگا ستارے¹¹ کی جانب

سات لاکھ بیس ہزار کلو میٹر کی رفتار سے سفر کر رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ سورج ایک دن میں اندازاً ۲۸۰۰۰۰ کلو میٹر سفر کرتا ہے۔ سورج کے ساتھ ساتھ اس کی کشش ثقل کے زیر اثر سارے سیارے اور سیارچے بھی یہ فاصلہ طے کرتے جا رہے ہیں۔ مزید براں کائنات میں موجود تمام ستارے بھی اسی طرح کے مقررہ گردشی مداروں میں گردش میں ہیں۔ ایسے کہ تمام کائنات مداروں اور راستوں سے بڑھی ہوئی ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُوبِ ﴿٥١﴾

"اور آسمان کی قسم جس میں راستے ہیں" ﴿051:007﴾

آسمان میں تقریباً ۲۰۰ بلین کہکشائیں موجود ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک میں اندازاً ۲۰۰ بلین ستارے پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر ستاروں کے اپنے سیارے اور ان سیاروں کے اپنے ذیلی سیارچے ہیں۔ یہ سارے خلائی اجسام نہایت نپے تلے مداروں یا مقرر کردہ راستوں پر سفر کر رہے ہیں۔ کائنات میں موجود مدار صرف خلائی اجسام کے لیے ہی مخصوص نہیں بلکہ کہکشائیں بھی نہایت تیز رفتاری کے ساتھ متعین اور مخصوص راستوں پر رواں دواں ہیں۔ اپنے اس تیز رفتار سفر کے دوران ان اجرام فلکی میں سے کوئی بھی دوسرے کا طے شدہ راستہ نہیں کاٹتا اور نہ دوسرے سے ٹکراتا ہے۔

جب قرآن نازل ہوا تب کے لوگوں کے پاس موجودہ دور بینیں نہیں تھیں اور نہ ترقی یافتہ مشاہداتی ٹیکنالوجی مہیا تھی کہ وہ ان کی مدد سے خلا کا لاکھوں کلو میٹر تک مشاہدہ کر سکتے اور نہ ان کے پاس جدید فلکیات یا طبیعیات کا علم تھا۔ اور قرآن ان تمام تفصیلات کا بتاتا ہے جو اب جدید زمانے میں جدید آلات سے دریافت ہوئیں۔

پانچواں سائنسی انکشاف

الَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ

بَيْضٌ وَحُمْرٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ﴿٢٤﴾

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے آسمان سے مینہ برسایا؟ تو ہم نے اس سے طرح طرح کے رنگوں کے میوے پیدا کئے اور پہاڑوں میں سفید اور سرخ رنگوں کے قطعات ہیں اور (بعض) کالے سیاہ ہیں" ﴿035:027﴾

مذکورہ بالا آیت میں مندرجہ ذیل باتیں قابل غور ہیں؛

۱: اللہ آسمان سے مینہ برساتا ہے۔

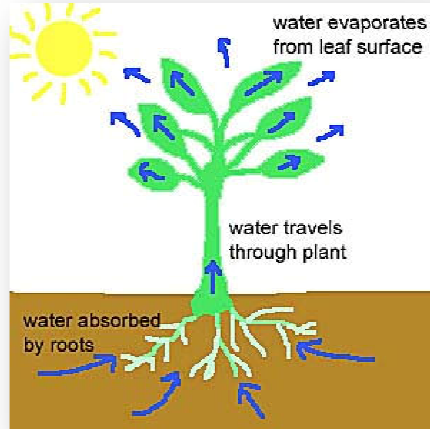
۲: مینہ سے مختلف رنگوں کے پھل اور میوے پیدا ہوتے ہیں۔

۳: پھر اسی مینہ سے پہاڑوں کے رنگ بھی مختلف کیے۔

پہلی کی وضاحت پہلے سائنسی انکشاف کے تحت گزر چکی ہے کہ بارش کیسی ہوتی ہے۔ لہذا ہم دوسرے نکتے سے شروعات کریں گے۔

۲: مینہ سے مختلف رنگوں کے پھل اور میوے پیدا ہوتے ہیں

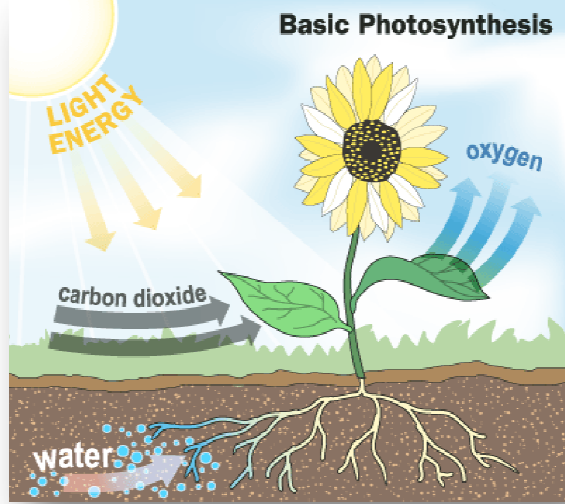
پانی زمین پر موجود ہر زندہ شے کی اشد ضرورت ہے۔ پانی کے بغیر زندگی ناممکن ہے۔ انسانوں اور جانوروں کے مقابلے میں پودے بہت زیادہ پانی اپنے اندر رکھتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جو ۹۵-۹۰ فیصد پانی پر مشتمل ہوتے ہیں۔ پودے یہ پانی بنیادی طور پر بارش کے ذریعے حاصل کرتے ہیں۔ پانی پودوں کا درجہ حرارت منظم کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پانی کے ہی ذریعے پودے خوراک حاصل کرتے ہیں جو انکی جڑوں سے ان کے پتوں اور پھولوں تک نقل و حمل کرتی ہے۔



زمین سے پودوں میں پانی کی نقل و حمل

<http://beaverriverwatershed.ca/index.php?page=watersheds-hydrologic-cycle-groundwater>

پانی نہ صرف پودوں کو زمین سے خوراک فراہم کرتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ضیائی تالیف¹² کے عمل میں بھی مدد کرتا ہے۔



ضیائی تالیف کا عمل

<http://home.howstuffworks.com/irrigation.htm>

ضیائی تالیف وہ عمل ہے جس میں پودے سورج کی روشنی کی توانائی کو جذب کر کے اسے کیمیائی توانائی میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ یہ عمل بڑے پیمانے پر پودوں کی پتیوں میں انجام پاتا ہے اور اس کے لیے پتیوں میں موجود سبز مادہ سبزیہ (کلوروفیل) نہایت ضروری ہے۔ اس عمل میں سورج کی توانائی، پانی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ خرچ ہوتے ہیں اور شوگر (گلوکوز، فروکٹوز) اور آکسیجن حاصل ہوتے ہیں۔ اسی ضیائی تالیف کے عمل کی وجہ سے پودوں، پھولوں اور انکے پھلوں کے رنگ کا تعین بھی ہوتا ہے۔ پودوں میں موجود قدرتی صبغات¹³ کی وجہ سے پودوں کے مختلف رنگ ہوتے ہیں۔

یہ صبغات ضیائی تالیف کے عمل کے دوران سورج کی شعاعیں کو جذب کرتے ہیں اور جو جذب نہیں کر پاتے وہ پتوں کے راستے منعکس کر دیتے ہیں۔ جو شعاعیں منعکس ہوتی ہیں وہ ہی پودوں کے مختلف رنگوں کا باعث بنتی ہیں۔ مثال کے طور پر کلوروفیل لال اور نیلے رنگ وغیرہ کو جذب کر لیتا ہے لیکن سبز رنگ کو منعکس کر دیتا ہے اس لیے ہمیں پتوں کا رنگ سبز دیکھنے کو ملتا ہے۔

Photosynthesis¹²

pigments¹³

اہم نقطہ یہ ہے کہ ضیافتی تالیف کا عمل پانی کے بغیر ناممکن ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مینہ کے ذریعے طرح طرح کے رنگ کے میوے پیدا کیے۔ پھلوں کے غیر محدود رنگ پودوں میں موجود صبغات کی سورج کی روشنی اپنے اندر جذب کر لینے سے وجود میں آتے ہیں۔ یہ صبغات کے مندرجہ ذیل بنیادی گروپس ہیں:

Pigment	Common types	Where they are found	Examples of typical colors
Chlorophylls	Chlorophyll	Green plants	Green
Carotenoids	Carotenes and xanthophylls (e.g. astaxanthin)	Bacteria. Green plants (masked by chlorophyll), vegetables like carrots, mangoes and so on. Some birds, fish and crustaceans absorb them through their diets	Oranges, reds, yellows, pinks
Flavonoids	Anthocyanins, aurones, chalcones, flavonols and proanthocyanidins	Produce many colors in flowers. Common in plants such as berries, eggplant, and citrus fruits. Present in certain teas, wine, and chocolate	Yellow, red, blue, purple
Betalains	Betacyanins and betaxanthins	Flowers and fungi	Red to violet, also yellow to orange

اب انسان یہ سوچتا ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے ایک ہی زمین ایک ہی قسم کا پانی پودوں کو ملتا ہے لیکن اسی زمین پر ایک ہی جگہ مختلف رنگوں اور ذائقوں کے پھل اور سبزیاں پیدا ہو رہی ہوتی ہیں۔ تو اس کا جواب وہی ہے جو ہم انسانوں کے متعلق دیتے ہیں یعنی مخصوص ڈی این اے اس کے متعلق ایک آرٹیکل کا اقتباس ملاحظہ کیجیے:

Mention of the different colours and pigments shows Allah's supreme ability to give these plants a special DNA code that is suitable for every single plant so that it chooses suitable compounds that are dissolved in the water, so that each flower or fruit is of the right colour, even though they all grow in the same soil and are irrigated by the same water.

These facts have only been discovered recently in the last century and have only been understood in the last few decades. However, they have been mentioned in the Qur'an, which was revealed more than fourteen centuries ago to the Prophet Muhammad (PBUH), to a nation of people who were mostly illiterate, providing clear evidence that such words can never originate from a man but rather from a Creator who revealed them and preserved them in the form in which they were first revealed; this form will remain unaltered until the Day of Judgment as confirmed in Allah's words that can be translated as:

"Verily, We, it is We Who have sent down the Dhikr (i.e. the Qur'an) and surely, We will guard it (from corruption)"

We thank Allah for the blessing of Islam and the Qur'an, from now until eternity. May the peace and blessings of Allah be upon his Prophet, Muhammad, his family, his companions and his followers until the Day of Judgment.¹⁴

آیت میں موجود طرح طرح کے رنگوں کے پھلوں سے مراد پھلوں اور میوؤں کی مختلف اقسام بھی ہیں۔ اتنی ڈھیڑ ساری اقسام بھی پانی کی بدولت ہی ہیں۔ پانی جب زمین میں بارش کی صورت برستا ہے تو وہ زمین میں موجود مخصوص خوراک اور عناصر کو مخصوص پودوں کے لیے اپنے اندر گھول لیتا ہے۔ ظاہری بات یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوتا ہے اللہ جانتے ہیں کہ کون سے عناصر مخصوص ڈی این اے کے ساتھ مل کر کون سے پھل بنائیں گے۔ پھر جب یہ پانی اپنے مخصوص عناصر کے ساتھ پودوں کے مخصوص ڈی این اے کے ساتھ ملتا ہے تو مختلف پھل بناتا ہے۔



۳: پہاڑوں کے رنگ بھی مختلف کیے



اس آیت میں پہاڑوں کے رنگوں پر پانی کے مختلف اثرات کے متعلق بتایا گیا ہے۔ یہ بات حال ہی میں دریافت ہوئی ہے کہ مسلسل بدلتے پہاڑوں کے رنگ کی وجہ وہ بارش ہے جو ان پر برستی ہے۔ سائنسدان یہ بھی کہتے ہیں کہ پہاڑوں کے پتھروں کے مختلف رنگ ان پر برسنے والی بارش کی فطرت اور اور پہاڑوں کا اس بارش کے ساتھ باہمی عمل کے باعث ہوتا ہے۔

پہاڑوں کے رنگوں پر پہاڑوں کے ارد گرد کا ماحول، درجہ حرارت اور موسمی حالات بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور ان میں ہونے والے تغیرات کو ہم فوراً نہیں دیکھ سکتے کیونکہ ان تغیرات کو عمل پذیر ہونے میں ہزاروں سے لاکھوں سال لگ سکتے ہیں۔



اس لیے جب قرآن مجید پہاڑوں کے مختلف رنگوں کی بات کرتا ہے تو اسے بارش کے برسنے کے ساتھ نسبت دیتا ہے۔ تو یہ ایک حیرت انگیز سائنسی انکشاف ہے اور اس سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بات کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔ بے شک قرآن ایک الہامی کتاب ہے۔



Mountain of colors, Zhangye Danxia China

اس پہاڑی سلسلے کے بارے میں مزید جاننے کے لیے نیچے لنک پر کلک کریں یہ پہاڑی سلسلہ اس آیت پر پورا اترتا ہے

<http://www.technocrazed.com/discover-the-most-spectacular-colored-mountains-in-the-world-photo-gallery>

چھٹا سائنسی انکشاف

وَمِنَ النَّاسِ وَالْذَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَلِكَ ۖ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ

إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾



Everyone in the world is unique
- biochemically and physically -
thanks to a wondrous molecule
(DNA), which includes a three billion
word set of biochemical
instructions for building a
human from scratch.

"انسانوں اور جانوروں اور چارپایوں کے بھی کئی طرح کے رنگ ہیں خدا سے تو اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو صاحب علم ہیں بیشک خدا غالب (اور) بخشنے والا ہے"

﴿035:028﴾

اس میں اللہ تعالیٰ نے زندہ جانداروں کے مختلف رنگوں کا ذکر کیا ہے۔ کہ جیسے پہاڑوں اور پھلوں کے مختلف رنگ اور اقسام ہیں اسی طرح میں نے انسانوں کو بھی مختلف رنگوں کا بنایا ہے ایسے جانوروں میں بھی بہت فرق ہے۔

اس دنیا میں ہر انسان مختلف ہے جسمانی طور پر بھی اور حیاتی کیمیائی¹⁵ طور بھی۔ اس کا اعزاز ہمارے اندر پائے جانے والے ڈی این کو جاتا ہے جس میں ایک انسان کو شروعات سے بنانے کے لیے تین بلین لفظی ہدایات موجود ہوتی ہیں۔

ڈی این اے ہے کیا؟

جس طرح کمپیوٹر کے براؤزر پر نظر آنے والے صفحے کے پیچھے ایچ ٹی ایم ایل¹⁶ کے رموز¹⁷

کارفرما ہوتے ہیں اسی طرح زمین پر چلتی پھرتی زندگی کے پیچھے ڈی این اے¹⁸ کے رموز ہوتے ہیں۔ یعنی کسی جاندار کی ظاہری شکل و صورت اور رویہ (طرز ظاہری¹⁹) دراصل اسکے خلیات میں موجود ڈی این اے کے اندر پوشیدہ وراثی رمز (جینیٹک کوڈ) سے بتا ہے، ڈی این اے میں

¹⁵ biochemically

¹⁶ HTML

¹⁷ codes

¹⁸ DNA/ Deoxyribonucleic acid

لکھا گیا پوری زندگی کا یہ افسانہ طرز زوراثی²⁰ کہلاتا ہے۔ طرز ظاہری اور طرز زوراثی کے فرق کی وضاحت ایسی ہے کہ جیسے ایک ٹی وی کی اسکرین پر نظر آنے والا ڈرامہ ہو جو مکمل طور پر اپنے لئے لکھے گئے اسکرپٹ پر چلتا ہے، گویا ڈرامہ خود طرز ظاہری کی مثال ہو اور اس کے لیے لکھا گیا اسکرپٹ طرز زوراثی کی۔

جینز (وراثہ) والدین (حیوانات و نباتات دونوں) کی جانب سے اولاد میں وراثت کو منتقل کرنے والی بنیادی اکائی ہے (علم وراثیات و حیاتیات میں وراثت سے مراد جائیداد نہیں بلکہ والدین کے حیاتیاتی²¹ خواص ہیں۔) گویا وراثہ کو موروثی اکائی کہا جاسکتا ہے جو کہ والدین کا کوئی خاصہ²² یا کوئی خاصیت مثلاً آنکھ کا رنگ، جسم کا قد وغیرہ اولاد کو منتقل کرتی ہے۔ یہ موروثی اکائیاں یا وراثات (جینز) ڈی این اے کے طویل سائلے پر ایک قطار کی صورت میں موجود ہوتی ہیں۔ اسکی مثال کچھ یوں دی جاسکتی ہے کہ جیسے دھاگے کے بہت سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو گرہ باندھ کر ایک کر دیا جائے تو اس طرح بننے والے بڑے دھاگے کو ڈی این اے اور گرہ سے بندھے ہوئے چھوٹے ٹکڑوں کو جین (وراثہ) کہا جاسکتا ہے۔



ڈی این اے اور وراثہ (جین) کے مابین تعلق

ڈی این اے سائلے میں کلیئر کی صورت میں لگے ہوئے وراثات (جینز)، ہر وراثہ ایک مخصوص پروٹین تیار کرتا ہے

<http://en.wikipedia.org/wiki/Gene>

ڈی این میں موجود سلسلے وار لفظی ہدایات اتنی ترتیب سے ہوتی ہیں کہ سائنسدان دنگ ہو کر رہ گئے ہیں۔ اگر ان میں ذرا سی بھی تبدیلی رونما ہو جائے تو آپ کے کان آپ کے پیٹ پر آسکتے ہیں یا آپ کی کمر کے ہاتھ بھی بن سکتے ہیں اور آپ کی آنکھیں پیروں پر آسکتی ہیں۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا ایسا نظام ہے جو غلط ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کے بارے میں شہرہ آفاق سکا لبر ہارون یچی کہتے ہیں کہ:

The sequence of letters in the DNA of every human is different. This is the basic reason why the billions of people who have ever lived on earth look different from each other. The basic

phenotype¹⁹

genotype²⁰

Biological²¹

Traits²²

structure and functions of organs are the same in every person. However, every person is created in such a detailed and special manner with such subtle differences that even though all people are created from the division of a single cell and have the same basic structure, billions of different people have come into existence.

All the organs in our body are constructed within a plan outlined by our genes. To give a few examples, according to a gene map completed by scientists, in the human body, skin is controlled by 2,559, brain by 29,930, eye by 1,794, salivary glands by 186, heart by 6,216, chest by 4,001, lung by 11,581, liver by 2,309, intestine by 3,838, skeletal muscle by 1,911 and blood cells by 22,902 genes.

The sequential order of the letters in DNA determines the structure of a human being down to his slightest details. In addition to features like height, eye, hair and skin colours, the DNA of a single cell also contains the design of 206 bones, 600 muscles, a network of 10,000 auditory muscles, a network of 2 million optic nerves, 100 billion nerve cells, and 100 trillion cells in the body.

Now let us think in the light of the above information: Since even a letter cannot form without a writer writing it, how did billions of letters in the human cell originate? How did these letters queue up in a meaningful sequence so as to make up the unique plan of such a perfect and complex body? If there were any break downs in the order of these letters you could have your ear on your abdomen or your eyes in your heels. You could have born with your hands stuck on your back, and lived as a freak. The secret of your living as a proper human currently lies in the 'flawless' sequence of the billions of letters in the 46-volume encyclopedia in your DNA.²³

بہت سے لوگ ہم شکل ہوتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں یہ تو ایک جیسے ہیں انکی تو عادتیں بھی ایک ہیں۔ لیکن دراصل وہ بھی ایک جیسے نہیں ہوتے۔ ہر انسان مختلف ہے بائیو کیمیکلی بھی اور جسمانی طور بھی کیونکہ ہر انسان کا اپنا ایک ڈی این اے ہوتا ہے جو وہ اپنے ماں باپ سے تھوڑا تھوڑا حاصل

کرتا ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے ہر انسان کی فنگر پر نٹس مختلف ہوتی ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انسان کئی رنگوں (قسموں) کا ہے۔ اس میں انسان جینیاتی لحاظ سے، رنگوں کے لحاظ سے، عادتوں کے لحاظ سے قد کھاٹ وغیرہ سب شامل ہیں۔ اس کے علاوہ معاشرتی حالات رہن سہن، روایات نفسیات مخصوص علاقے کے رہنے والوں کی مختلف توہوتیں ہی ہیں۔ اس لحاظ سے ہر انسان ہر طرح ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ جانوروں اور چوپایوں میں بھی ڈی این اے ہی ان سب میں فرق کی وجہ ہے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بات قرآن مجید میں فرمادی اس کے پیچھے بہت بڑی حکمتیں پنہاں ہیں۔ اور آج جب انسان اس کی کھوج میں لگا تو اس پر آشکار ہو رہا ہے کہ اللہ نے جو فرمادیا وہ حق تھا۔ تبھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ سے وہی لوگ ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ کیونکہ یہ ایسی باتیں ہیں جو علم ہی سیکھاتا ہے اور علم ہی ثابت کرتا ہے۔ تبھی وہ سائنسدان جو اللہ تعالیٰ کے اس علم تک پہنچتے ہیں وہ اللہ کی یکتائی اور کبریائی کے قائل ہو جاتے ہیں اور قرآن کے الہامی ہونے کو مانتے ہیں۔ ان سائنسدانوں کے بارے میں جاننے کے لیے نیچے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

<http://www.islam-guide.com/frm-ch1-1-h.htm>

Research and Written by

مدیحہ فاطمہ

Resources from websites

www.wikipedia.com

www.islam-guide.com

www.miraclesofquran.com

www.harunyahya.com

www.wiki.answers.com

www.kaheel7.com

www.quranproject.org

www.howstuffworks.com

www.ucmp.berkeley.edu

www.windows2universe.org

www.beaverriverwatershed.ca

www.webexhibits.org

www.answering-christianity.com

Bibliography

Miracles of the Quran volume 1 by Adnan Oktar

Miracles of the Quran volume 3 by Adnan Oktar

Secrets of DNA by Adnan Oktar

The Quran and the modern sciences by Dr. Zakir Nayak

The mysterious universe by Sir. James Jenes

Atlas of creation by Adnan Oktar

اسلام دورِ جدید کا خالق از مولانا وحید الدین خان

معارف القرآن (تفسیر) از مفتی شفیع عثمانی